قراءات قرآنیہ میں نحوی وصرفی اختلاف ایک جائزہ

محمد عمران لطیف
شعبہ عربی جامعہ کراچی

The Holy Quran was revealed on Seven *Ahruf* (plural of *Herf*: the way in which a word is to be recited) and Allah سبحانه وتعالى commanded his Prophet صلى الله عليه وسلم to recite the Holy Qur'an to his *ummah* in these *Ahruf* and so did the Prophet and he asked his companions رضى الله عنهم to recite the Holy Quran in the way as they were taught. These seven ways are the basis of several recitations, *Ibn-e-Mujahid* was the first trustworthy person who recorded the ways of recitations and got general acceptance in his works. He picked the seven most honest and famous reciters and recorded their ways of recitation which are called *Sab'aa Qira'aat.*

The variation in these recitations is of two types, first in pronunciation of a word which causes no change in meaning and second is in the vowels or consonants of a word which brings changes to its meanings. Besides all these differences no way of recitation contradicts the other but expands, clarifies and adds dimensions to the meanings.

قرآن حکیم اللہ تبارک وتعالی کا کلام ہے اور انتہائی فصیح وبلیغ عربی مبین میں پہلی مرتب اور مدون کتاب بھی قرآن نے نثر کی ایسی نئی صنف کو متعارف کرایا، جس نے دور جاہلی کے فصیح وبلیغ شعراء اور خطباء کو حیران وپریشان اور عاجز کردیا۔اس کلام کے اعجاز کے حوالہ سے ہر ہر پہلو پر کتب ورسائل لکھے گئے اور دادِ تحقیق دی گئی ہے۔فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "لا تنقضی عجائبه" اس کے عجائب کبھی ختم نہ ہوں گے(۱)۔حال جس سرعت سے ماضی بنتا چلا جارہا ہے اسی طرح قرآن بھی اپنے حقائق اور اعجاز کو ثابت کرتے ہوئے نئی نئی حجت اور برہان قائم کررہا ہے۔

علم القراءات قرآنی کلمات اور ان میں پائے جانے والے اختلاف کو اس کے نقل کرنے والے کی طرف

منسوب کرتے ہوئے ادا کرنے کی کیفیت کا علم ہے۔(۲) یہ اہم اور قدیم علوم قرآنیہ میں سے ہے کیونکہ قرآن حکیم کی قرأت اور حفظ ہی دینی علوم میں وہ اولین علوم ہیں جنہیں براہ راست صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم ﷺ سے سیکھا اور اخذ کیا۔ قرآن حکیم سبعہ احرف پر نازل ہوا اور اللہ سبحانہ وتعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان حروف کے مطابق قرآن پڑھنے کی ہدایت فرمائی (۳)، لہٰذا آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو ان مختلف حروف میں قرآن حکیم کی تعلیم فرمائی پھر صحابہ جیسے جیسے نبی کریم ﷺ سے سیکھتے ویسے ہی اسے حفظ کر لیتے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دینے لگتے اور جب کبھی بعض صحابہ دوسرے صحابہ کی موجودگی میں نبی اکرم ﷺ سے سیکھے ہوئے حروف پر قرآن کی تلاوت کرتے جو سننے والے صحابہ کی سیکھی ہوئی تلاوت اور طریقہ ادا سے مختلف ہوتا تو وہ فیصلہ کے لیے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنا قضیہ پیش کرتے تو آپ ان سب کی تلاوت سنتے اور اس کی تصویب کبھی تو اس طرح فرماتے کہ یہ سورت یا آیت ایسے ہی نازل ہوئی اور کبھی فرماتے تم نے ٹھیک تلاوت کی یا کبھی ارشاد ہوتا کہ تم نے بہت خوب تلاوت کی (۴)۔ آپ صحابہ کو یہ تعلیم فرماتے کہ قرآن حکیم سات حروف پر نازل کیا گیا جو سب کے سب کافی وشافی ہیں (۵)۔ نیز آپ ان کی تربیت یوں فرماتے کہ انہیں جن حروف پر قرآن حکیم کی تعلیم دی جائے وہ ویسے ہی اس کی تلاوت کیا کریں اور شک وجدل نہ کریں(۶)۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق تعلم وتعلیم قرآنی کی خدمات انجام دیں اور ان میں سے بعض بطور قراء بہت مشہور ہوئے (۷)، صحابہ کے بعد بھی اسی طرح قراء اپنی خدمات انجام دیتے رہے اور قرآن حکیم کی تعلیم کا سلسلہ ایک نسل سے دوسری نسل میں سینہ بہ سینہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ جب علوم اسلامیہ کی تدوین کا زمانہ شروع ہوا تو ابن مجاہد نے مشہور اور ثقہ قراء کی قرائات کو باقاعدہ مدون کیا۔ ان ائمہ قراء جن کی قراءات کو ابن مجاہد نے مدون کیا تھا انکی تعداد سات ہے جو ان قراء کے حوالے سے سبعہ قرائات (۸) سے مشہور ہوئیں۔ یعنی اصلا سبعہ احرف (۹) ہی ان قرائات کی بنیاد ہیں۔

قرأت قرآنی کے ضمن میں یہ بات بہت اہم ہے کہ ان میں اختلاف تنوع اور تغایر پر مبنی ہے نہ کہ تضاد اور تناقض پر یعنی ان قرائات میں سے کسی قراءت کے ایسے معانی نہیں ہیں جو کہ کسی دوسری قراءت کے معانی کی نفی کریں یا اس کی ضد ہوں بلکہ اس سے معانی میں وسعت پیدا ہوتی ہے نیز نطق اور فہم میں سہولت ہو جاتی ہے۔ مفسرین، محدثین اور علماء لغت نے ہمیشہ سے ان قراءات اور متعلقہ علوم کو مستقل ضخیم تصانیف میں موضوع بحث بنایا۔

کلمات قرآنیہ میں قراءات کے اختلاف کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ اختلاف درج ذیل دو اقسام میں سے کسی ایک طرح کا ہوگا۔

ا۔لہجات اور لغات کا اختلاف: لہجہ کے اختلاف سے مراد کلمات کی ادائیگی میں صوتی کیفیات (امالہ، اختلاس، ہمز، لین، مد، ادغام، روم اور اشمام وغیرہ) کا اختلاف ہے جیسے، موٴمن/مؤمن وغیرہ۔ اور لغت کے اختلاف سے مراد لغات عرب میں مترادف معنی کے اظہار کے لیے پائے جانے والے مختلف کلمات ہیں جیسے صراط/سراط، یَحْسِبُ/ یَحْسَبُ ، الْقُدُس/الْقُدْس اور حَجٌّ/حِجٌّ وغیرہ۔ لہجات اور لغات کے ایسے اختلاف سے معنی میں فرق واقع نہیں ہوتا۔

۲۔صرفی ونحوی اختلاف: یہ اختلاف کلمات کے اشتقاق، تصریف اور ان کی اعرابی حالت میں اختلاف سے متعلق ہے۔ جیسے مَالِک / مَلِک، یَخْدَعُون/ یُخَادِعُون، کِتَاب/ کُتُب اور أرْجُلَکُم / أرْجُلِکم وغیرہ

زیر نظر مقالہ میں قراءات قرآنیہ میں کلمات کے اختلاف کی دوسری مذکورہ صورت یعنی صرفی ونحوی اختلاف سے واقع ہونے والے نص قرآنی پر معنوی اثر کا جائزہ مطلوب ہے، اس کی ترتیب کچھ یوں ہے۔

ا۔اسماء کا اختلاف

۲۔افعال کا اختلاف

۳۔اسماء وافعال کا اختلاف

۴۔کلمات کے اعراب کا اختلاف

اسماء کا اختلاف

پہلی مثال: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾(۱۰)

(مَــالِكِ) کو ایک قراءت میں الف کے ساتھ پڑھا گیا ہے جس کے معنی ہونگے "بدلے کے دن کا مالک" جبکہ دوسری قراءت میں بغیر الف کے (مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ) پڑھا گیا ہے جسکے معنی ہونگے "بدلے کے دن کا بادشاہ۔ قراءت کے اس اختلاف کی وضاحت تفسیر فتح القدیر میں اس طرح سے بیان کی جاتی ہے کہ: "مَـالِک خالق کی مدح میں زیادہ بلیغ ہے جبکہ مَلِک مخلوق کی مدح میں زیادہ بلیغ ہے مالك اپنے مالک ہونے کی وجہ سے اپنی ملکیت پر وہ تصرفات رکھتا ہے جو کہ مَلِک نہیں رکھتا ہے جیسے خرید وفروخت، ہبہ کر دینا یا آزاد کر دینا وغیرہ، اور اسی طرح مَلِك بھی اپنے مُلك پر وہ تصرفات رکھتا ہے جو کہ مالک نہیں رکھتا جیسے ملک کو چلانا اور رعایا کی مصلحت کا خیال رکھنا وغیرہ۔ پس بعض معاملات میں مالک زیادہ قوی ہے اور بعض معاملات میں ملک زیادہ قوی ہے اور اگر رب سبحانہ وتعالیٰ کی نسبت سے فرق کی وضاحت کریں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ ملك بدلے کے روز ذات باری کا وصف ہے جبکہ مالك بدلے کے دن اس کے فعل کا وصف ہے"۔(۱۱)

افعال کا اختلاف

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى.(۱۲)

(اتَّخِذوا) کوایک قراءت میں خاء کو کسرہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے یعنی فعل امر "حکم" کی صورت میں اور ایک قراءت میں (اتَّخَذُوا) کیخاء کو فتحہ کے ساتھ یعنی فعل ماضی یعنی "خبر" کی صورت میں پڑھا گیا ہے پس پہلی قراءت کا مفہوم امر کی صورت میں یہ ہوا کہ مقام ابراہیم کو مصلی بناؤ اور دوسری قراءت کے معنی یہ ہوئے کہ انھوں نے مقام ابراہیم کو مصلی بنالیا۔یعنی امر کے صیغہ سے مقام ابراہیم کی فضیلت کا بیان ہے اور ماضی کے صیغہ سے جنہوں نے اسے قبلہ بنایا ان کی ثناء مقصود ہے۔(۱۳)

اسماء وافعال کا اختلاف

قَالَ يَا نُوحُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ.(۱۴)

(عـمـلٌ غيرُ صالح) کوایک قراءت میں عمل کولام کے ضمتین سے اور غیر کی راء کو ضمہ سے پڑھا گیا ہے جب کہ دوسری قراءت میں (عَمِلَ) فعل ماضی اور (غیـرَ) کوفتحہ کے ساتھ مفعول کے طور پر پڑھا گیا ہے۔پہلی قراءت کے معانی ابن جریر الطبری کے مطابق یہ ہیں کہ "اے نوح علیہ السلام! آپ کا مجھ سے اپنے بیٹے کی ہلاکت سے نجات کے بارے میں سوال کرنا- جو آپ کے دین کا مخالف ہے اور اہل شرک کے موالی میں سے ہے حالآنکہ آپ کی دعاء (لا تـذَر علی الأرض من الکافرین دیّارًا)(۱۵) بغیر کسی استثناء کے قبول ہوچکی ہے- یقیناً ایک نامناسب عمل ہے۔(۱۶)

جبکہ دوسری قراءت کے مطابق آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ یقیناً اس (نوح علیہ السلام کے بیٹے) نے غیر صالح عمل کیے ہیں۔پس یہاں دونوں قراءات ایک ہی صورتحال میں دومختلف جہتوں کی وضاحت کررہی ہیں۔

کلمات کے اعراب کا اختلاف

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيم.(۱۷)

جمہور قراء نے (آدمُ) کو رفع سے اور (کـلماتٍ) کو نصب سے پڑھا ہے جبکہ ابن کثیر نے (آدمَ) نصب سے اور (کـلـمـاتٌ) کو رفع سے پڑھا ہے۔تلقی کے معنی اخذ کرنا اور قبول کر لینے کے ہیں، قراءت میں مذکورہ اعرابی اختلاف سے تلقی کے فاعل ومفعول ایک دوسرے کی جگہ لے لیتے ہیں۔جس کے معنی یہ ہوئے کہ آدم نے کلمات اخذ کر لیے/قبول کر لیے یا کلمات نے آدم کو اخذ کر لیا/قبول کرلیا۔(۱۸)

امام طبریؒ اس قراءت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:"دونوں قرائتیں ایک ہی معانی کی وضاحت کرتی ہیں یعنی جب آدم علیہ السلام نے کلمات کوتلقی کیا تو کلمات نے ان کی تلقی کی۔اور کہا جاتا ہے کہ چونکہ اللہ کی توفیق سے یہ کلمات ہی

آدم علیہ السلام کو بچانے والے تھے اس لیے آدم نے انھیں قبول کیا اوران کے ذریعے سے اللہ کے حضور دعاء کی لہذا یہ کلمات بطور فاعل استعمال ہوئے"۔(۱۹)

پس ان قراءات سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ آدم علیہ السلام اور کلمات دونوں ہی توبہ کے لیے اہمیت رکھتے ہیں کہ فعل تلقی میں فاعل ومفعول دونوں کا اشتراک پایا جاتا ہے۔

قراءات قرآنیہ میں صرفی ونحوی اختلاف کے اعداد وشمار

اس بات کی وضاحت کے لیے کہ قراءات قرآنیہ میں صرفی ونحوی اختلاف کس قدر اور کن صیغوں اور صورتوں کے مابین واقع ہوا ہے درج ذیل جدول میں مختلف قراءات میں کلمات قرآنیہ میں واقع ہونے والے صرفی اور نحوی تبادلہ کی تفصیل اصطلاحات کے ساتھ الگ الگ بیان کی گئی ہے۔

اسماء میں صرفی ونحوی اختلاف

صرفی اختلاف	
اختلاف الجذر	۷
اسم الفاعل واسم المفعول	۱۱
اسم الفاعل والصفة المشبهة	۸
اسم الفاعل وصیغه فَعَّال	۳
اسم و فعل ماضی	۲
مشتقاتِ ابوابِ افعال وتفعیل	۴
مشتقاتِ ابوابِ مجرد وافعال	۵
مشتقاتِ ابوابِ مجرد ومفاعلة	۱
مشتقاتِ ابوابِ مفاعلة وتفعیل	۳
مفرد وجمع	۴۸
اسم الفاعل والفعل	۴
نحوی اختلاف	
تنکیر وتعریف	۱
رفع وجر	۲۰
رفع ونصب	۵۷
نصب وجر	۹
اضافة	۷

افعال میں صرفی ونحوی اختلاف

صرفی اختلاف		مفاعلة وتفعل	۴
اختلاف الجذر	٦	مفاعلة وتفعیل	۴
افعال وافتعال	٢	حاضر ومتکلم	١
افعال وتفعیل	۴٨	غائب وحاضر	٩٠
افعال ومفاعلة	٢	غائب ومتکلم	۴٣
تفعل وانفعال	٢	معروف ومجهول	۷۷
تفعل وتفاعل	١	مفرد وجمع	٣
تفعیل وتفعل	١	تذکیر وتأنیث	٣۴
تفعیل ومفاعلة	٦	ماضی وأمر	٣
مجرد وافتعال	٣	ماضی ومضارع	٥
مجرد وافعال	٣٦	**نحوی اختلاف**	
مجرد وتفعل	١١	تقدیم وتاخیر	۴
مجرد وتفعیل	٥٢	رفع وجزم	٨
مجرد ومفاعلة	١٨	رفع ونصب	١۷
مفاعلة وتفاعل	۴	متفرق	٢٠

حواشی وحوالہ جات

١۔ المصنف، عبد الله بن محمد بن أبی شیبة، دار الفکر، ١٩٩٤م، الجزء ٧، الصفحة ١٦٤

٢۔ "علم بکیفیة أداء کلمات القرآن واختلافها بعزو الناقلة"۔منجد المقرئین ومرشد الطالبین، شمس الدین أبو الخیر ابن الجزری، دار الکتب العلمیة، الطبعة الأولی ١٤٢٠، الجزء:١، الصفحة:٩

٣۔ *سبعۃ احرف پرنزولِ قرآن حکیم*: عن أبی بن کعب أن النبی صلی الله علیه وسلم کان عند أضاة بنی غفار قال فأتاه جبریل علیه السلام فقال ان الله تبارك وتعالی یأمرك أن تقرء أمتك القرآن علی حرف قال أسأل الله معافاته ومغفرته وان أمتی لا تطیق ذلك ثم جاء الثانیة فقال ان الله تبارك وتعالی یأمرك أن تقرء أمتك القرآن علی حرفین فقال أسأل الله معافاته ومغفرته ان أمتی لا تطیق ذلك ثم جاء الثالثة فقال ان الله تبارك وتعالی یأمرك أن تقرء أمتك القرآن علی سبعة أحرف فأیما حرف قرئوا علیه فقد أصابوا۔(مسند الامام أحمد، أحمد بن محمد بن

حنبل بن هلال بن أسد، دار احیاء التراث العربی، ۱۹۹۳ م، الجزء ٥، الصفحة ۱۲۷)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ بنی غفار کے تلاب کے پاس تھے آپ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا یقیناً اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھایئے، آپ نے فرمایا میں اللہ سے معافی اور بخشش کا سوال کرتا ہوں، میری امت (ایک حرف) پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی، دوسری دفعہ آئے اور کہا ہے بے شک یہ اللہ کا حکم ہے کہ دو حرفوں پر پڑھایئے آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا تیسری مرتبہ آئے تو تین حروف پر پڑھنے کا کہا۔ آپ ﷺ نے وہی جواب دیا۔ چوتھی بار آئے تو کہا کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی امت کو سات حروف پر قرآن پڑھایئے۔ پس جو بھی حرف وہ پڑھیں گے، درستگی کو پالیں گے۔

أن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما حدثه ، أن رسول الله صلی الله علیه وسلم، قال: أقرأنی جبریل علی حرف فراجعته فلم أزل أستزیده ، ویزیدنی حتی انتهی الی سبعة أحرف۔ (صحیح البخاری، كِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، رقم الحدیث: ٤٦٣٤)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرات کرائی میں نے اس سے مراجعت کی اور ہمیشہ اس سے زیادہ کا مطالبہ کرتا رہا وہ مجھے زیادہ حروف پر قرات کراتا رہا حتی کہ سات حروف تک پہنچ گیا۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ مِنْهُمُ العَجُوزُ، وَالشَّيْخُ الكَبِيرُ، وَالغُلَامُ، وَالجَارِيَةُ، وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ القُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ (سنن الترمذی، الترمذی أبو عیسی، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابی الحلبی، مصر، الجزء ٥، الصفحة ١٩٤)

ابی بن کعب ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کی تو کہا اے جبرائیل علیہ السلام میں ایک ایسی امت کی طرف بھیجا گیا ہوں جو امی ہے ان میں بوڑھے مرد و زن لڑکے اور بچیاں ہیں۔ اور ایسے آدمی ہیں جنہوں نے کبھی کتاب نہیں پڑھی تو جبرائیل نے کہا۔ اے محمد ﷺ یقیناً قرآن سات حروف پر اتارا گیا ہے۔

۴۔ تلاوت قرآن حکیم میں صحابہ کا اختلاف اور نبی ﷺ کی راہنمائی: عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ، لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ القِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ القِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا القُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔ (صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل أبو عبدالله البخاری، دار طوق النجاة، الجزء ٦، الصفحة ١٩٤)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں، کہ میں نے ہشام بن حکیم کو سورت فرقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں پڑھتے ہوئے سنا تو دیکھا کہ وہ بہت سے ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نہیں

پڑھائے تھے، قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کردوں لیکن میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے چادر ان کے گلے میں ڈال دی اور کہا کہ تجھے یہ سورت کس نے پڑھائی ہے جسے میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھائی ہے، میں نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو جس طرح تم پڑھتے ہو مجھے تو اس طرح نہیں پڑھایا ہے، چنانچہ میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے ان کو سورت فرقان اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے جیسی آپ نے مجھے نہیں پڑھائی ہے، آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، پھر فرمایا کہ اے ہشام پڑھو جس طرح میں نے ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا انہوں نے اسی طرح پڑھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن اسی طرح نازل کیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ تم پڑھو، چنانچہ جس طرح مجھے آپ نے پڑھایا تھا اسی طرح میں نے پڑھا، آپ نے فرمایا قرآن اسی طرح نازل کیا گیا، یہ قرآن سات طریقوں پر اترا ہے لہذا جو تم سے آسانی سے ہوسکے پڑھو۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قَرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَآ، فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ، وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي، ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا، فَقَالَ لِي: " يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا، فَقُلْتُ: اللهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اللهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ، حَتَّى إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "۔ (صحیح مسلم، مسلم بن الحجاج النیسابوری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الجزء ١، الصفحة ٥٦١)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی مسجد میں آیا اور نماز پڑھنے لگا، اس نے ایک ایسی قرات پڑھی جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے پہلے شخص کے خلاف پڑھا۔ جب ہم نے نماز مکمل کی تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ شخص ایسی قراءت پڑھتا ہے جس کو میں نہیں جانتا اور دوسرے نے پہلے کے بھی خلاف قراءت کی۔ نبی ﷺ نے ان دونوں کو ہی پڑھنے کا حکم فرمایا جب دونوں نے اسی طرح پڑھ دیا تو نبی ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ پس میرے دل میں تکذیب کا ایسا وسوسہ پیدا ہوا کہ جو زمانہ جاہلیت میں بھی نہ تھا۔ نبی ﷺ نے جب میری یہ حالت محسوس کی تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ میں پسینے سے شرابور ہوگیا۔ یوں محسوس ہوا گویا کہ میں اللہ تعالی کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابی رضی اللہ عنہ بے شک (اللہ کی طرف سے) مجھے پیغام بھیجا گیا کہ آپ قرآن مجید کو ایک حرف پر پڑھیں۔ میں نے عرض کیا کہ میری امت پر آسانی کی جائے۔ پھر دوسری دفعہ پیغام بھیجا گیا کہ آپ قرآن مجید کو دو حروف پر پڑھیں۔ میں نے پھر عرض کیا کہ میری امت پر آسانی کی جائے تیسری بار یہ پیغام ملا آپ قرآن کو سات حروف پر پڑھیے۔ اور اے نبی ﷺ! آپ کے لیے ہر تکرار کے بدلے ایک عطا ہے۔ میں نے کہا اے اللہ! میری امت کو معاف کردے۔ اے اللہ میری امت کو معاف کردے اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لیے رکھا ہے جب ساری مخلوق میری طرف مائل ہوگی حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

۵۔ سبعۃ احرف کافی وشافی ہیں: أن عثمان رضي الله عنه قال وهو على المنبر: " أُذَكِّرُ الله رجلاً سمع النبي صلى الله

علیه و سلم قال: (أنزل القرآن علی سبعة أحرف، کلها شافٍ کافٍ) لَمَّا قام، فقاموا حتی لم يُحْصَوا، فشهدوا بذلك، فقال: وأنا أشهد معهم "۔ (أخرجه أبو يعلی فی "مسنده")

حضرت عثمان نے ایک روز منبر پر کھڑے ہوکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ میں ان حضرات کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ الفاظ: (قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جو سب کے سب کافی وشافی ہیں۔) سنے ہوں وہ کھڑے ہوجائیں۔ اس پر صحابہ کرام کی اتنی بڑی جماعت مسجد میں کھڑی ہوگئی جس کی گنتی نہیں ہوسکتی تھی اور سب نے اس پر گواہی دی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس پر گواہ ہوں۔

۶۔ قرآن کی تلاوت جیسی کہ وہ سکھائی جائے کرنی چاہیے: عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: أنزل القرآن علی سبعة أحرف، والمراء فی القرآن کفر ثلاثا، ما عرفتم منه، فاعملوا به، وما جهلتم منه، فردوه الی عالمه۔ (صحيح ابن حبان، محمد بن حبان بن أحمد بن حبان التميمي، مؤسسة الرسالة، بيروت، ۱۹۸۸، الجزء ۱، الصفحة ۲۷۵)

قرآن کی تلاوت جیسی کہ وہ سکھائی جائے کرنی چاہیے: ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید سات حروف پر اتارا گیا ہے اور قرآن کے بارے میں جھگڑنا کفر ہے یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ قرآن حکیم میں سے جو تم پہچانتے ہو اس پر عمل کرو اور جس سے تم جاہل و ناواقف ہو تو اسے قرآن کے عالم کی طرف لوٹا دو۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: تَمَارَيْنَا فِي سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْنَا: خَمْسٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً، سِتٌّ وَثَلَاثُونَ آيَةً، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْنَا عَلِيًّا يُنَاجِيهِ، فَقُلْنَا: إِنَّا اخْتَلَفْنَا فِي الْقِرَاءَةِ۔ فَاحْمَرَّ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: "إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَقْرَءُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ"۔ (مسند الامام أحمد بن حنبل، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني، مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، الجزء ۲، الصفحة ۲۰۰)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہماری قرآن کی ایک سورۃ کے حوالہ سے بحث ہونے لگی کہ ۳۵ آیات ہیں یا کہ ۳۶ آیات ہیں، وہ کہتے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو حضرت علی کو آپ ﷺ سے گفتگو میں مصروف پایا ہم نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ ہمارے مابین قراءت میں اختلاف ہوگیا ہے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم قراءت کرو جیسا کہ تمہیں سکھائی جائے۔

۷۔ ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ نے اپنی کتاب القراءات میں جن صحابہ کا ذکر کیا ہے ان میں بیس مہاجرین اور سات انصار بھی شامل ہیں۔ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن الذبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان تمام کا تعلق مہاجرین سے ہے انصار میں سات قراء مشہور ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

۸۔ سبعہ قراءات: ابن نے مجاہد نے جن سات ثقہ قراء کی قراءات کو مدون کیا ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

اِمام نافع مدنی: رویم نافع بن عبدالرحمن بن ابی نعیم اللیثی (۷۰ھ -۱۴۰ھ)

اِمام ابن کثیر مکی: ابومعبد عبداللہ بن کثیر بن عمرو بن عبد اللہ بن زاذان بن فیروز بن ہرمز الداری المکی (۴۵ھ-۱۲۰ھ)

اِمام ابوعمرو بصری: زبان بن العلا بن عمار بن العریان بن عبداللہ بن الحسین بن الحارث بن جلھم (۶۸ھ/۷۰ھ-۱۵۴ھ)

اِمام ابن عامر شامی: عبداللہ بن عامر بن یزید بن تمیم بن ربیعہ بن عامر الیحصبی (۸ھ/۲۱ھ-۱۱۸ھ)

اِمام عاصم کوفی: عاصم بن ابی النجود (وفات:۱۲۷ھ)

امام حمزہ کوفی: حمزہ بن حبیب بن عمارہ بن اسماعیل الکوفی الزیات (۸۰ھ-۱۵۶ھ)

امام کسائی: علی بن حمزہ بن عبداللہ بن عثمان کسائی (۱۲۰ھ تقریباً-۱۸۹ھ)

۹۔ سبعہ احرف سے مراد: حرف کی جمع احرف اور حروف ہیں، جس کے معنی ناحیہ، وجہ، طرف، حد یا کسی چیز کے ٹکڑے کے ہیں۔ جیسے کہ قرآن حکیم میں ہے کہ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ﴾ (الحج:۱۱) بعض لوگ اللہ کی عبادت ایک وجہ (رخ، صورت) پر کرتے ہیں۔ یعنی اگر ان کو بھلائی حاصل ہو تو ایمان پر جمے رہتے اور عبادت کرتے ہیں اور اگر سختی، نقصان اور آزمائش کی حالت پیش آجائے تو منہ پلٹ لیتے ہیں۔ اور حدیث سبعہ احرف میں حرف سے مراد کسی لفظ کے پڑھے جانے کی صورت ہے جسے صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے سیکھ کر استعمال کیا جس کی مثال حضرت عمر اور حضرت ہشام کی اختلاف قراءت کے ضمن میں مشہور حدیث ہے جس میں انہوں نے اختلاف کلمات کو پہلے اختلاف حروف سے تعبیر کیا (وھو یقرأ علی حروف کثیرۃ اور وہ بہت سے حروف پر پڑھ رہے تھے) اور پھر اسی کے لیے انہوں نے قراءت کا لفظ بھی استعمال کیا (فقرأ علیہ القراءۃ التی سمعتہ یقرأ)، ایک اور حدیث میں ایک صحابی اس اختلاف کو قراءت سے تعبیر کرتے ہیں (فقرأ القراءۃ أنکرتھا علیہ۔ تو اس نے وہ قراءت پڑھی جس پر میں نے ان کی نکیر کی تھی۔ صحیح مسلم)۔ اسی حوالہ سے لغت کے امام الخلیل نے بھی حرف کو قراءۃ کا مترادف قرار دیا۔ مذکورہ بالا صحابہ کے طرز بیان کی روشنی میں سبعۃ احرف سے مراد یہ ہوگی کہ قرآن کی قراءات میں کسی ایک کلمہ میں اختلاف و تغیر کی انواع زیادہ سے زیادہ سات ہیں۔

۱۰۔ سورۃ الفاتحہ، آیۃ ۳

۱۱۔ فتح القدیر، محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ الشوکانی الیمنی، دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب - دمشق، بیروت، الجزء ۱، الصفحۃ ۲۲

۱۲۔ سورۃ البقرۃ، آیۃ ۱۵۲

۱۳۔ زاد المسیر فی علم التفسیر، جمال الدین الجوزی، دار الکتاب العربی - بیروت، الجزء ۱، الصفحۃ ۱۰۹

۱۴۔ سورۃ ھود، آیۃ ۴۶

۱۵۔ سورة نوح ، آية ٢٦

۱۶۔ جامع البيان فى تأويل القرآن، ابن جرير، مؤسسة الرسالة، الجزء ١٥، الصفحة ٣٥٠

۱۷۔ سورة البقرة، آیت ۳۷

۱۸۔ المحرر الوجيز فى تفسير الكتاب العزيز، ابن عطية الأندلسى، دار الكتب العلمية - بيروت، الجزء ١، الصفحة ١٣٠

۱۹۔ الجامع لأحكام القرآن، أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبى بكر بن فرح الأنصارى الخزرجى شمس الدين القرطبى، دار الكتب المصرية، القاهرة، الجزء ١، الصفحة ٣٢٦